سوال

(207)غائب کی بھی نماز پڑھنی چاہیے یا نہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃاللہ وبرکاتہ

کیافرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ (1) نمازجنازہ ایک بار ہو چکی پھر اور آدمی آئے انہوں نے بھی نماز پڑھی تو یہ نماز جائز ہے یا نہیں؟ (2) غائب کی بھی نماز پڑھنی چاہیے یا نہیں۔ بینوا توجروا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃاللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جنازہ پر دوبارہ نماز پڑھنی جائزہ ہے۔ مشکوۃ شریف میں ہے: عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مر بقبر دفن لیلا فقال متی دفن ھذا قالوا البارحۃ قال افلا اذنتمونی قالوا دفناہ فی ظلمۃ اللیل ذکرھنان نوقظک فقام فصففنا خلفہ فصلی متفق علیہ۔ یعنی صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک قبر پر گزرے جس میں مردہ رات کو مدفون ہوا تھا آپ نے فرمایا یہ کب مدفون ہوا ہے لوگوں نے کہا شب گذشتہ کو آپ نے فرمایا تو مجھے تم لوگوں نے کیوں خبر نہیں دی لوگوں نے کا اندھیری رات میں ہم نے دفن کیا اس وجہ سے آپ کو جگانا مناسب نہیں سمجھا۔ پس رسول اللہ ﷺ (نماز جنازہ کےلیے) کھڑے ہوئے اور ہم لوگ آپ کے پیچھے صف باندھ کر کھڑے ہوئے پس آپ نے نماز جنازہ پڑھی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز جنازہ ہونے کے بعد مردہ دفن ہوچکا ہو تو اس کی قبر پر دوبارہ نماز جنازہ پڑھنا درست ہے پس جب دفن کے بعد قبر پر دوبارہ نماز جنازہ درست ہے تو قبل دفن کے تو بدرجہ اولے درست ہوگی اور اس کی تائید حضرت علیؓ کے اثر سے ہوتی ہے جس کو صاحب کنز العمال نے بایں لفظ نقل کیا ہے۔ صلی علی علی جنازۃ بعد ما صلی علیہا۔ یعنی حضرت علیؓ نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی بعد اس کے کہ اس پر نماز پڑھی جا چکی تھی۔

جواب سوال دوم:

نماز جنازہ غائب پر پڑھنا درست ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور امام احمد اور جمہور سلف رحمہم اللہ کا حتی کہ ابن حزم نے کہا ہے کہ کسی صحابی سے غائب پر نماز جنازہ پڑھنے کی ممانعت نہیں آئی۔

(ترجمہ) ''نبی ﷺ نے اصحمہ نجاشی (بادشاہ) پر غائبانہ نماز پڑھی چار تکبیریں کہیں اور فرمایا آج حبشہ کا ایک نیک آدمی فوت ہوگیا آؤ اور صف بناؤ اور نماز پڑھو سو ہم نے آپ کے پیچھے صف بنائی رسول اللہ ﷺ نے اس پر نماز پڑھی اور ہم صفوں میں کھڑے تھے۔

''امام شوکانی نے کہا اس واقع سے ان لوگوں نے استدلال کیا ہے جو غائبانہ جنازہ کے قائل ہیں امام شافعی، احمد اور جمہور کا یہی مذہب ہے ابن حزم نے کہا اس کا انکار کسی بھی صحابی

سے ثابت نہیں ۔‘‘

[فتاویٰ نذیریہ]

جلد 01 ص 648

محدث فتویٰ